تیسری اکائی

© NCERT not to be republished

جنس/صنف (Gender)

استاد کے لیے نوٹ

لفظ جنس یا صنف کے متعلق آپ نے اکثر سنا ہوگا۔ تاہم یہ بات آسانی سے سمجھ میں نہیں آتی۔ یہ ہماری زندگیوں میں ایک اجنبی لفظ مانا جاتا ہے اور اس کا استعمال صرف ٹریننگ پروگراموں کے درمیان بحث ومباحثہ تک ہی محدود رہتا ہے۔ درحقیقت ہم سب لوگ اپنی روز مرہ کی زندگی میں اس کا تجربہ کرتے ہیں۔ یہ متعین کرتا ہے۔ مثال کے طور پر کہ ہم کون ہیں ہمیں کیا بننا ہے۔ ہم کہاں جاسکتے ہیں اور کہاں نہیں۔ زندگی میں جو ہمیں پسند ہے یہ سب ہم جنس کی بنا پر ہی طے کرتے ہیں۔ جنس سے متعلق ہماری سوچ اکثر اس پر منحصر کرتی ہے کہ ہم کس خاندان اور سماج میں رہتے ہیں ہم اپنے اردگرد مردوں اور عورتوں کے رول کو دیکھ کر یہ سوچنے لگتے ہیں کہ ان کا یہ رول طے شدہ اور فطری ہے۔ درحقیقت پوری دنیا مختلف طبقوں میں بٹی ہوئی ہے جہاں یہ رول مختلف ہیں۔

لہٰذا جنس سے ہمارا مطلب بہت سی سماجی اقدار ہیں۔ مگر عام طور پر اس کو صرف مرد اور عورت کی حیاتی تفریق سے جوڑا جاتا ہے۔ یہ وہ اصطلاح ہے جو کہ ہمارے معاشرے میں مردوں اور عورتوں کے درمیان اختیارات کے تعلق اور نابرابری کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔

حسب ذیل دو ابواب میں جنس کے نظریے کا مطالعہ اس لفظ کو استعمال کیے بغیر کیا گیا ہے۔ اس کے بجائے مختلف مسلمہ طریقوں (جیسے کیس اسٹڈی، کہانیاں، کلاس روم کی سرگرمیاں، اعداد وشمار کا تجزیہ اور تصویروں) کے ذریعے طلبا کو ان کی زندگی اور آس پاس کے سماج کے بارے میں سوالات کرنے اور غور کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ جنس سے اکثر یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے اس کا تعلق صرف لڑکیوں یا عورتوں سے ہے۔ اس لیے ان اسباق میں لڑکوں کو بھی اس بحث میں شامل کرنے پر دھیان دیا گیا ہے۔

باب 4 میں دو مختلف جگہوں اور وقتوں کی کیس اسٹڈی کی گئی ہے اور یہ دکھایا گیا ہے کہ کس طرح لڑکے اور لڑکیوں کی الگ الگ طرح سے پرورش کی جاتی ہے اور سماجی بنایا جاتا ہے۔ یہ انھیں سمجھنے کے قابل بناتا ہے کہ معاشرے میں ڈھلنے کا عمل یکساں نہیں ہے۔ بلکہ یہ سماجی طور پر متعین ہے۔ اور (Socialisation) وقت کے ساتھ لگاتار بدلتا رہتا ہے۔ یہ باب اس حقیقت کو بھی سامنے لاتا ہے کہ سماج مرد اور عورتوں کے رول کو مختلف قدریں دیتا ہے اور یہ چند نا برابری اور تفریق کی بنیاد دیتی ہے۔ بنیادی طور پر عورتوں کے ذریعے کیے جانے والے گھریلو کاموں کو اکثر کام ہی نہیں سمجھا جاتا۔ لہٰذا اس کو نظر انداز کردیا جاتا ہے یا اس کی قیمت گھٹادی جاتی ہے۔

باب 5 میں کام کی دنیا میں جنس کی نابرابری کے تصورات کو مزید ابھارا گیا ہے۔ اور عورتوں کی برابری کے لیے جدوجہد کا تذکرہ ہے۔ کلاس روم سرگرمی کے ذریعے طلبا موجودہ رسمی کام اور پیشے کی پسند سے متعلق سوالات کرنا شروع کریں گے۔ یہ باب اس بات کی بھی نشاندہی کرتا ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کو یکساں مواقع (جیسے تعلیم کے مواقع) نہیں ملتے۔ انیسویں اور بیسویں صدی کی دو ہندوستانی عورتوں کی زندگیوں کے بارے میں پڑھ کر طلبا سمجھیں گے کہ عورتوں نے کس طرح پڑھنا لکھنا سیکھ کر اپنی زندگیاں بدلنے کی جدوجہد کی۔ بڑے پیمانے پر تبدیلی عام طور پر مشترکہ کوششوں کے بعد ہی آتی ہے۔ سبق کا خاتمہ ایک تصویری کہانی کے ساتھ ہوتا ہے۔ جس میں تبدیلی لانے کے لیے عورتوں کی تحریکوں کے ذریعے استعمال کی گئی مختلف تدابیر کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

© NCERT not to be republished

4718CH04

باب 4

لڑکوں اورلڑکیوں کی حیثیت سے نشوونما

(Growing up as Boys and Girls)

لڑکا یا لڑکی ہونا کسی کی بھی پہچان کا ایک اہم حصہ ہے۔ وہ سماج جس میں ہم پلتے بڑھتے ہیں ہمیں سکھاتا ہے کہ لڑکے اورلڑکیوں کے ساتھ کس طرح کا رویہ قابل قبول ہے، لڑکے اورلڑکیاں کیا کرسکتے ہیں اور کیا نہیں۔ ہم اکثر یہ سوچتے ہوئے بڑے ہوتے ہیں کہ یہ تمام چیزیں ہر جگہ یکساں ہیں۔ لیکن کیا ہر معاشرے میں لڑکوں اورلڑکیوں کو ایک ہی نظر سے دیکھا جاتا ہے؟ ہم اس سبق میں اس کا جواب دینے کی کوشش کریں گے۔ ہم اس پر بھی غور کریں گے کہ کس طرح لڑکے اورلڑکیوں کے لئے مختلف رول انھیں مستقبل میں مردوعورت کا رول ادا کرنے کے لیے تیار کرتے ہیں۔ ہم یہ جانیں گے کہ زیادہ تر معاشرے مردوں اور عورتوں کو مختلف قدر و قیمت دیتے ہیں مردوں کے کام اور کردار (Roles) کے مقابلے میں عورتوں کے کام اور کردار کی قدر کم کی جاتی ہے۔ ہم اس سبق میں اس بات کا بھی جائزہ لیں گے کہ کس طرح کام کے میدان میں مردوں اور عورتوں کے درمیان نابرابری آتی ہے۔

© NCERT not to be republished

1920 میں سموا میں بچوں کی پرورش
(Growing up in Samoa in the 1920)

ساتویں جماعت کا ایک سموا بچہ اپنے اسکول یونیفارم میں

سموا جزیرے جنوبی بحرالکاہل (Pacific Ocean) کے چھوٹے چھوٹے جزیروں کے ایک بڑے گروپ کا حصہ ہیں۔ 1920 میں سموا معاشرے پر کی گئی تحقیق کے مطابق وہاں بچے اسکول نہیں جاتے تھے۔ وہ بہت سی چیزیں مثلاً بچوں کی دیکھ بھال، گھریلو کام دوسرے بڑے بچوں یا بالغ لوگوں سے سیکھتے تھے۔ مچھلی پکڑنا اس جزیرے کا خاص کام تھا اس طرح چھوٹے بچے بھی مچھلی پکڑنے کی بڑی بڑی مہموں پر جایا کرتے تھے۔ مگر یہ تمام باتیں وہ اپنے بچپن کے مختلف اوقات میں سیکھتے تھے۔

جیسے ہی بچے چلنے کے قابل ہوتے تھے۔ ان کی مائیں یا دوسرے بالغ لوگ ان کی دیکھ بھال کرنا چھوڑ دیتے تھے۔ اور پھر یہ ذمے داری اکثر 5 سال کے بچے ادا کرتے تھے۔ لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہی اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ پر لڑکے جب 9 سال کے ہوتے وہ دوسرے بڑے لڑکوں کے ساتھ باہری کام جیسے مچھلی پکڑنا یا ناریل کے پیڑ لگانا شروع کر دیتے۔ لڑکیاں 12-11 سال تک چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال کرتیں یا بڑوں کے لیے پیغام رساں کا کام کرتیں۔ مگر 13 سال کے ہوتے ہوتے وہ اور زیادہ آزاد ہوجاتیں۔ چودہ پندرہ سال کی ہونے کے بعد لڑکیاں بھی مچھلی پکڑنے جایا کرتیں۔ شجر کاری کرتیں، باسکٹ بنا سیکھتیں۔ کھانا پکانے کے لیے ایک خاص کمرہ ہوتا۔ جہاں زیادہ تر کام لڑکوں کے ذمے ہوتا تھا۔ جب کہ لڑکیاں تیاری میں ان کی مدد کرتی تھیں۔

جزیرہ سموا کے بچوں کی پرورش کے تجربات آپ کے اپنے تجربات سے کس طرح مختلف ہیں۔ کیا ان کے تجربوں میں کوئی ایسی بات بھی ہے جو آپ اپنے بچپن میں بھی کرنا چاہتے تھے؟

1960 میں مدھیہ پردیش میں لڑکوں کی نشوونما
(Growing up male in Madhya Pradesh in 1960)

لڑکیاں ایک ساتھ گروپ میں اسکول جانا کیوں پسند کرتی ہیں؟

1960 میں مدھیہ پردیش کے ایک چھوٹے سے قصبے میں رہنے کے تجربات کو حسب ذیل واقعے میں بیان کیا گیا ہے۔

چھٹی جماعت کے بعد لڑکے اور لڑکیاں الگ الگ اسکولوں میں جاتے تھے۔ لڑکیوں کے اسکول کا نقشہ لڑکوں کے اسکول سے بہت مختلف تھا۔ وہ لوگ اسکول کے مرکزی صحن میں باہری دنیا سے محفوظ ہوکر پوری طرح تنہائی میں کھیلتی تھیں۔ لڑکوں کے

© NCERT not to be republished

اسکول میں ایسا کوئی صحن نہیں تھا۔ اور ہمارا کھیل کا وسیع میدان اسکول سے بالکل ملا ہوا تھا۔ ہر روز شام کو اسکول ختم ہوتے ہی لڑکے سیکڑوں لڑکیوں کو پتلی پتلی بھیڑ بھاڑ والی گلیوں سے جاتے ہوئے دیکھا کرتے تھے۔ گلیوں سے گزرتی ہوئی وہ بامقصد نظر آتی تھیں۔ وہ لڑکوں سے مختلف تھیں جو کہ ان گلیوں میں وقت برباد کرنے، کھیلنے یا اپنی سائیکلوں سے کرتب دکھانے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ لڑکیوں کے لیے وہ گلیاں گھر پہنچنے کا صرف ایک راستہ تھیں۔ لڑکیاں ہمیشہ گروپ بنا کر جایا کرتی تھیں۔ شاید اسی وجہ سے کہ وہ حملہ کیے جانے یا چھیڑے جانے کا خوف دل میں رکھتی تھیں۔

مندرجہ بالا دو مثالوں کو پڑھنے کے بعد ہم محسوس کرتے ہیں کہ پرورش کے مختلف طریقے ہیں۔ ہم اکثر سوچتے ہیں کہ بچوں کے بڑے ہونے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ ایسا اس لیے ہے کیوں کہ ہم صرف اپنے تجربات سے واقف ہیں۔ اگر ہم اپنے گھر کے بڑوں سے بات کریں تو یہ بات سامنے آئے گی کہ ان کا بچپن ہمارے بچپن سے بہت مختلف تھا۔

ہم یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ سماج میں لڑکے اور لڑکیوں کے درمیان بہت واضح فرق ہے۔ یہ بہت چھوٹی عمر سے شروع ہوجاتا ہے۔ مثال کے طور پر ہمیں کھیلنے کے لیے طرح طرح کے کھلونے دیئے جاتے ہیں۔ لڑکوں کو عام طور پر کار اور لڑکیوں کو کھیلنے کے لیے گڑیا دی جاتی ہے دونوں کھلونوں سے کھیل کر خوب مزا لیا جاسکتا ہے۔ پھر لڑکیوں کو گڑیا اور لڑکوں کو کار ہی کیوں دی جاتی ہے۔ کھلونے بچوں کو یہ بتانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جب مرد اور عورت بنیں گے ان کے مستقبل مختلف ہوں گے۔ اگر ہم اس پر غور کریں۔ یہ فرق ہر چھوٹی چھوٹی روز مرہ کی چیزوں میں پیدا کیا جاتا ہے۔ لڑکیاں کیا پہنیں؟ لڑکوں کو کون سے کھیل کھیلنے چاہئیں۔ لڑکیوں کو کس طرح نرمی سے بات کرنی چاہئے۔ اور لڑکوں کو سخت ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ تمام باتیں یہ بتانے کا طریقہ ہیں کہ بڑے ہو کر مرد اور عورت بن کر ان کو اپنا مخصوص رول ادا کرنا ہے۔ آگے چل کر جو مضامین ہم پڑھتے ہیں یا جو پیشے ہم چنتے ہیں، اس پر ان باتوں کا اثر ہوتا ہے۔

زیادہ تر معاشروں (Societies) میں (ہمارے اپنے معاشرے میں بھی) مرد اور عورت جو رول ادا کرتے ہیں اور جو کام وہ کرتے ہیں ان کی اہمیت یکساں نہیں ہوتی۔ مرد اور عورت یکساں حیثیت نہیں رکھتے۔ آیئے اس پر نظر ڈالتے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کے کاموں میں یہ فرق کس طرح موجود رہتا ہے۔

اپنے پڑوس کے ایک پارک یا گلی کی تصویر بنائیے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو مختلف سرگرمیوں میں مشغول دکھائیے۔ آپ انفرادی طور پر یا گروپ میں ایسا کر سکتے ہیں۔

آپ کی تصویر میں کیا لڑکے اور لڑکیاں برابر ہیں بہت ممکن ہے آپ نے لڑکیوں کی تصویر کم بنائی ہو۔ کیا آپ اس کے اسباب پر غور کر سکتے ہیں۔ شام یا رات کو آپ کے پڑوس کی گلی، پارک اور بازاروں میں عورتوں اور لڑکیوں کی تعداد کم کیوں ہوتی ہے۔

کیا لڑکے اور لڑکیوں کی سرگرمیاں مختلف ہیں؟ ایسا کیوں ہے؟ کیا ہوگا اگر آپ لڑکیوں کو لڑکوں کی جگہ پر رکھیں گے۔

© NCERT not to be republished

میری ماں کام نہیں کرتی

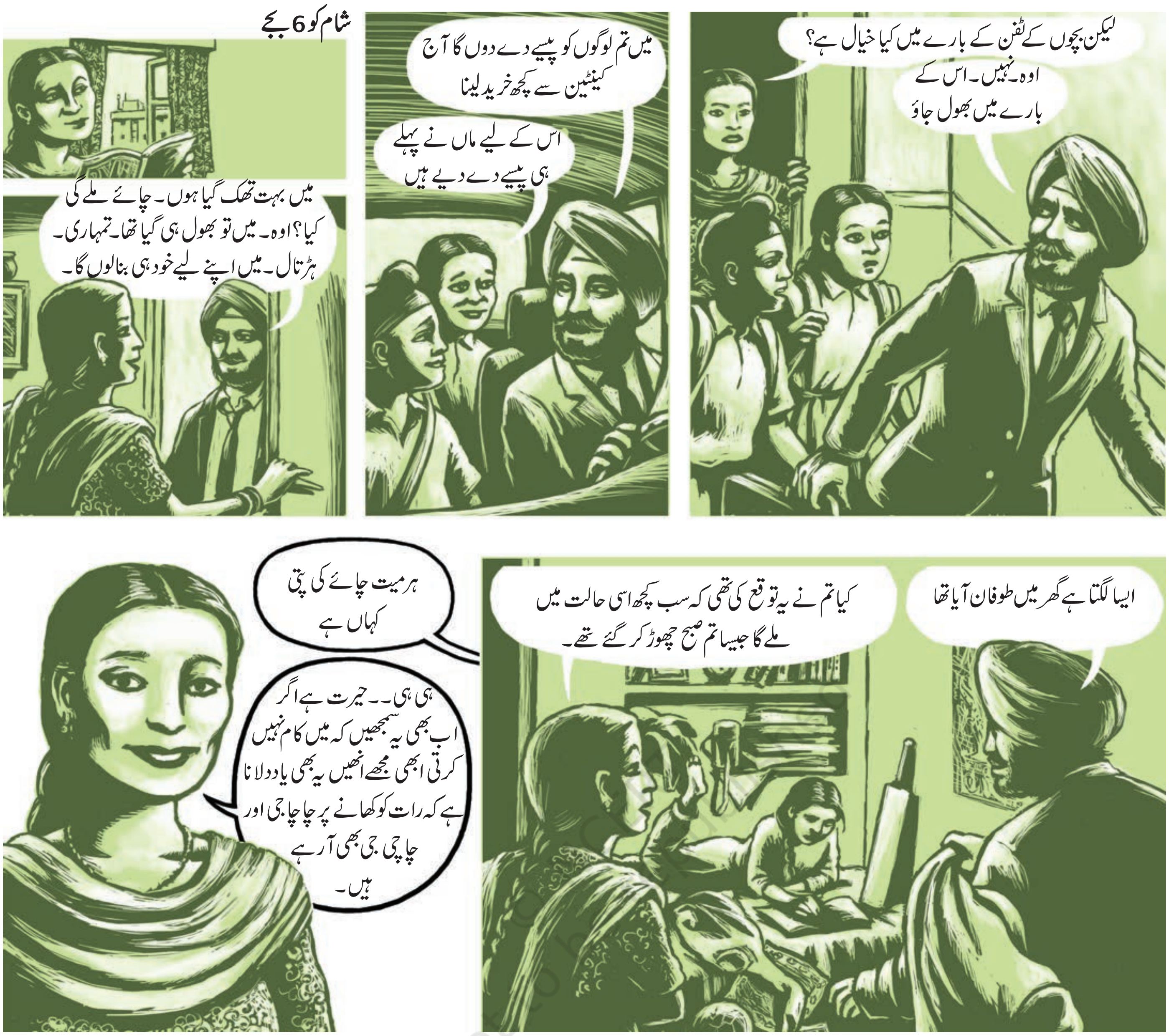

گھر کے کاموں کی قدردانی (Valuing House Work)

ہرمیت کا خاندان یہ نہیں سوچتا تھا کہ جسپریت جو کام گھر میں کرتی ہے وہ اصلی کام ہے۔ یہ احساس ان کے خاندان کے لیے منفرد نہیں ہے۔ پوری دنیا میں گھر کے کام اور نگہداشت کی (Care giving) ذمے داری جیسے کہ خاندان کی دیکھ بھال خاص طور سے بچوں، بڑوں اور بیماروں کی ذمے داری عورتوں پر ہی ہوتی ہے۔ تب بھی عورتیں جو کام گھر کے اندر کرتی ہیں اس کو کام نہیں سمجھا جاتا۔ یہ فرض کرلیا جاتا ہے کہ عورتوں کو یہ سب قدرتی طور پر ملتا ہے۔لہٰذا اس کی کوئی قیمت نہیں ہے اور اس طرح معاشرہ ان کی ناقدری (devalues) کرتا ہے۔

2019-20

گھریلو خادماؤں کی زندگی(Lives of domestic works)

مالنی اپنی بیٹی کے ساتھ

اوپر بیان کی گئی کہانی میں ہرمیت کی ماں ہی واحد عورت نہیں تھی جو گھر کے کام کرتی تھی۔ بلکہ ان کی گھریلو ملازمہ منگلا بھی بہت کام کرتی تھی۔ بہت سے گھروں میں خاص طور پر قصبوں اور شہروں میں گھریلو ملازم رکھے جاتے ہیں۔ وہ جھاڑو دینے صفائی، برتن اور کپڑے دھونے کے ساتھ ساتھ کھانا پکانے، بچوں اور بوڑھوں کی دیکھ بھال کے بہت سے کام کرتی ہیں۔ زیادہ تر گھریلو ملازم عورتیں ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض اوقات چھوٹے لڑکوں اور لڑکیوں کو بھی اس کام کے لیے رکھا جاتا ہے۔ تنخواہیں بہت کم ہوتی ہیں جیسے کہ گھریلو کاموں کی کوئی قیمت ہی نہیں ہوتی۔ ایک گھریلو خادمہ کا دن صبح 5 بجے سے شروع ہوکر رات 12 بجے تک ہوسکتا ہے۔ سخت محنت کا کام کرنے کے باوجود ان کے آجر (employer) اکثر ان کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ایک گھریلو خادمہ میلانی نے دلی میں کام کرتے تجربے کے طور پر کہیں۔ ''میری پہلی ملازمت ایک امیر خاندان میں تھی۔ جو کہ تین منزلہ مکان میں رہتے تھے۔ میم صاحب بہت عجیب تھیں۔ کوئی بھی کام کرانے کے لیے وہ چیخا کرتی تھیں۔ میرا کام باورچی خانہ میں تھا۔ گھر میں دو لڑکیاں اور بھی تھیں جو صفائی کرتی تھیں۔ ہمارے دن کی شروعات صبح 5 بجے ہوا کرتی تھی۔ صبح ناشتے میں ہمیں ایک پیالی چائے اور دو سوکھی روٹیاں ملتی تھیں۔ ہم تیسری روٹی کبھی نہیں لے سکتے تھے۔ شام کو جب میں کھانا پکاتی۔ وہ دونوں لڑکیاں ایک زائد روٹی کے لیے مجھ سے منت سماجت کیا کرتیں۔ میں چوری چھپے ان کو دے دیا کرتی۔ اور ایک روٹی زائد خود اپنے لیے تیار کرلیتی۔ دن بھر کام کرنے کے بعد ہمیں بہت بھوک لگتی تھی۔ ہم گھر میں چپل نہیں پہن سکتے تھے۔ سردیوں میں ہمارے پیر ٹھنڈ سے سوج جایا کرتے تھے۔ میں میم صاحب سے بہت ڈرتی تھی۔ مگر مجھے غصہ بھی آتا اور اپنی توہین بھی محسوس کرتی۔ کیا ہم دن بھر کام نہیں کرتے! کیا ہم عزت کے ساتھ سلوک کیے جانے کا حق نہیں رکھتے؟

درحقیقت جس کو ہم اصطلاحی طور پر ''گھریلو کام'' کہتے ہیں اس میں متعدد کام شامل ہیں۔ ان میں سے بہت سے کاموں کو سخت جسمانی محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ شہری اور دیہی دونوں علاقوں میں عورتوں اور لڑکیوں کو جاکر پانی لانا پڑتا ہے۔ دیہی علاقوں میں لڑکیاں جلانے کی لکڑیاں ڈھوتی ہیں۔ کپڑے دھونے، جھاڑو دینے اور صفائی کرنے اور وزن اٹھانے جیسے کاموں میں جھکنے اور اٹھنے اور لانے لے جانے کی ضرورت

ہرمیت اور سونالی کیا یہ کہنے میں حق بجانب تھے کہ ہرمیت کی ماں کام نہیں کرتیں؟

اگر آپ کی ماں یا وہ لوگ جو گھر کے کام کرتے ہیں، ایک دن کی ہڑتال کردیں تو آپ کے خیال میں کیا ہوگا؟

آپ کیوں سمجھتے ہیں کہ مرد اور لڑکے عام طور پر گھر کا کام نہیں کرتے؟ آپ کے خیال میں کیا انھیں کرنا چاہیے؟

© NCERT not to be republished

پڑتی ہے۔ گھر کے روز مرہ کے کام جیسے کھانا پکانے میں گرم چولھے کے سامنے گھنٹوں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ عورتیں جو کام کرتی ہیں وہ محنت طلب اور جسمانی طور پر تھکا دینے والا ہوتا ہے۔ یہ وہ الفاظ ہیں جنھیں ہم عام طور پر مردوں کے ساتھ جوڑتے ہیں۔

گھر کے کام اور دیکھ بھال کا دوسرا پہلو جسے ہم محسوس نہیں کرتے وہ یہ ہے کہ اس میں بہت وقت صرف ہوتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ عورتوں کے گھروں میں کیے جانے والے اور باہر کے کاموں کو یکجا کر دیا جائے تو ہم پائیں گے کہ عورتیں مردوں کے مقابلے میں کافی زیادہ وقت کام کرتے ہوئے گزارتی ہیں اور فرصت کے اوقات انھیں کم ملتے ہیں۔

ہندوستان کی مرکزی اعداد وشمار کی تنظیم (Central Statistical organisation of India) کے ذریعے (1998-99) میں کرائے گئے ایک خاص مطالعہ کے اعداد وشمار نیچے دیے گئے ہیں۔ کیا آپ خالی خانوں کو بھر سکتے ہیں۔

صوبہ	اجرت پانے والی عورتیں (کام کے گھنٹے ایک ہفتے میں)	اجرت نہ پانے والی عورتیں (گھر کے کام کے گھنٹے ایک ہفتے میں)	کل عورتیں	اجرت پانے والے مرد (کام کے گھنٹے ایک ہفتے میں)	اجرت نہ پانے والے مرد (گھر کے کام گھنٹے ایک ہفتے میں)	کل مرد
ہریانہ	23	30	؟	38	2	؟
تامل ناڈو	19	35	؟	40	4	؟

© NCERT not to be republished

عورتوں کے کام اور مساوات (Women's work & Equality)

جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ عورتوں کے گھریلو کاموں یا دیکھ بھال کے کاموں کی کم اہمیت کا معاملہ صرف انفرادی یا ایک خاندان کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ مردوں اور عورتوں کے درمیان نابرابری کے بڑے نظام کا ایک حصہ ہے۔ لہٰذا اس صورتِ حال سے عملی طور پر نہ صرف انفرادی اور خاندانی سطح پر بلکہ حکومت کی سطح پر بھی نپٹنا ہوگا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ مساوات اب ہمارے قانون کا ایک بنیادی اصول ہے ہمارے دستور میں درج ہے کہ مرد یا عورت ہونے کی بنا پر امتیاز نہیں برتنا چاہیے۔ حقیقت میں نابرابری صنفوں کے درمیان موجود ہے۔ لہٰذا حکومت نابرابری کی وجوہات کو سمجھنے اور اس کے علاج کے لیے مثبت اقدام اٹھانے کے عہد کی پابند ہے۔ مثال کے لیے یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ بچوں

ہریانہ اور تمل ناڈو کی عورتیں ہر ہفتے کل کتنے گھنٹے کام کرتی ہیں؟

مردوں کے کیے گئے کام پر خرچ ہونے والے کل وقت کا مقابلہ عورتوں کے کام کے وقت سے کس طرح ہوگا؟

بہت سی عورتیں جیسے کہانی میں سونالی کی ماں اور تمل ناڈو اور ہریانہ کی عورتیں جن کا گھر اور گھر کے باہر کام کا سروے کیا گیا۔ اس کو اکثر عورتوں پر کام کا دوہرا بوجھ کہا جاتا ہے۔

مدھیہ پردیش کے ایک گائوں میں آنگن واڑی کے مرکز پر بچوں کی تصویر

کی نگہداشت اور گھر کے کاموں کا بوجھ عورتوں اور لڑکیوں پر پڑتا ہے۔ فطری طور پر اس کا اثر اسکول میں لڑکیوں کی حاضری پر پڑتا ہے۔ یہ اس بات کو متعین کرتا ہے کہ کیا عورتیں بھی گھر کے باہر کام کرسکتی ہیں اور وہ کس طرح کا پیشہ اور ذریعۂ معاش اپنا سکتی ہیں۔ حکومت نے ملک کے مختلف گاؤں میں بچوں کی دیکھ بھال کے مراکز یا آنگن واڑی قائم کی ہے۔ حکومت نے ایسے قوانین منظور کیے ہیں جس کے تحت وہ تنظیمیں جن میں 30 سے زیادہ عورتیں ملازم ہوں وہاں کریش (Creche) کی سہولیات مہیا کرانا لازمی ہے۔ کریش کا اہتمام بہت سی عورتوں کو گھر سے باہر ملازمت کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے زیادہ سے زیادہ لڑکیاں اسکول جاسکتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

پائدار ترقیاتی ہدف

www.in.undp.org

آپ کے خیال میں اس پوسٹر میں کیا پیغام ہے

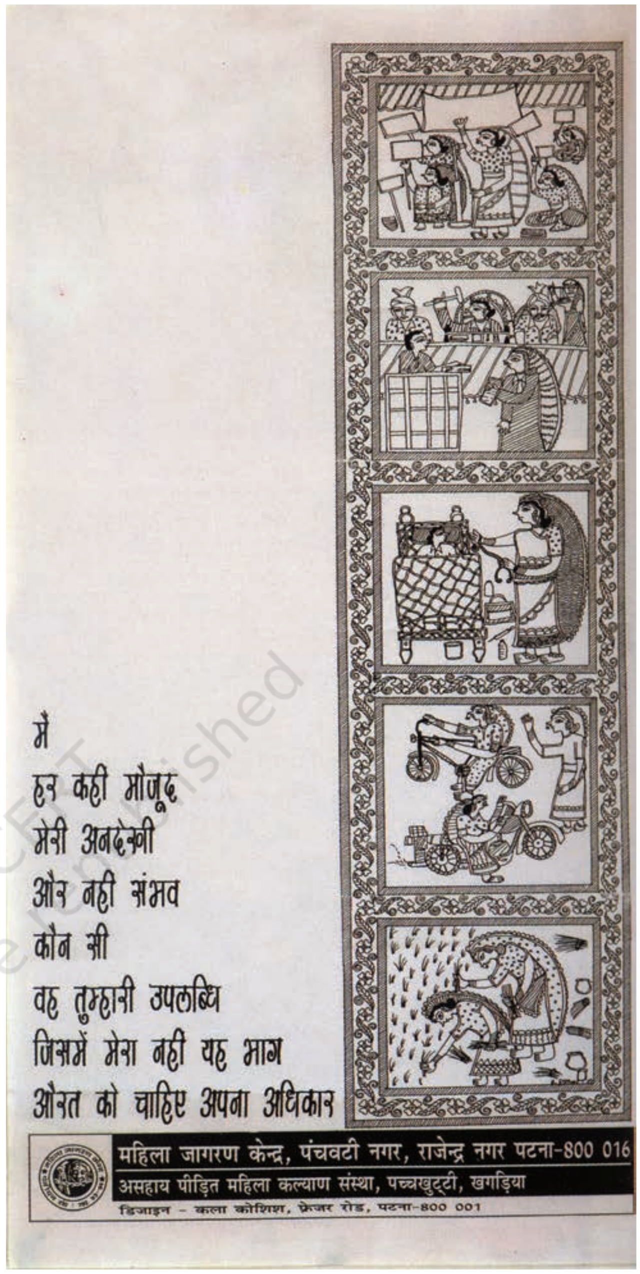

یہ پوسٹر بنگال کی عورتوں کے ایک گروپ نے تیار کیا۔ کیاآپ اسے کوئی ایک دلچسپ عنوان دے سکتے ہیں۔

© NCERT
not to be republished

مشق

1۔ برابر میں دیئے گئے بیانات صحیح ہیں یا غلط۔ اپنے جواب کو ایک مثال کی مدد سے سمجھائیے۔

(a) ہر معاشرہ لڑکوں اور لڑکیوں کے رول کے بارے میں یکساں نہیں سوچتا۔

(b) ہمارا معاشرہ Society لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان ان کی نشوونما میں فرق نہیں کرتا۔

(c) گھر پر رہنے والی عورتیں کام نہیں کرتیں۔

(d) مردوں کے کام کے مقابلے میں عورتوں کے کام کی اہمیت کم ہے۔

2۔ گھریلو کام نظر نہیں آتا اور نہ ہی اس کی اجرت دی جاتی ہے۔

گھریلو کام میں جسمانی محنت درکار ہے

گھریلو کام میں وقت صرف ہوتا ہے۔

اپنے الفاظ میں ان اصطلاحات 'Invisible' نظر نہ آنے والا، 'Physically Demanding' جسمانی محنت کی ضرورت، 'time consuming' وقت صرف ہونا، کو اپنے الفاظ میں لکھئے۔ اور ہر اصطلاح کے ساتھ اپنے گھر میں عورتوں کے ذریعے کئے جانے والے کام کی ایک مثال دیجئے

3۔ ان کھلونوں اور کھیل کی فہرست بتایئے جو مخصوص طور پر لڑکے کھیلتے ہیں اور ایسی ہی دوسری فہرست لڑکیوں کے لئے۔ کیا دونوں فہرست میں کچھ فرق ہے۔ کیا آپ فرق کی وجوہات پر غور کر سکتے ہیں۔ کیا اس کا تعلق اس رول سے ہے جو بچوں کو بڑے ہو کر ادا کرنا ہے۔

4۔ اگر آپ کے گھر یا محلے میں کوئی گھریلو خادمہ کام کرتی ہے تو اس سے بات کر کے اس کی زندگی کے بارے میں کچھ اور معلومات حاصل کریں۔ اس کے خاندان میں کون کون لوگ ہیں؟ اس کا گھر کہاں ہے؟ وہ کتنے گھنٹے کام کرتی ہے؟ اس کی اجرت کتنی ہے؟ ان تفصیلات کی بنا پر ایک چھوٹی سی کہانی لکھئے۔

© NCERT not to be republished

فرہنگ

شناخت (Identity): اپنے متعلق احساس کا نام شناخت ہے ایک شخص کی مختلف شناخت ہوسکتی ہے۔ مثلاً ایک شخص ایک لڑکی ہوسکتی ہے، ایک بہن اور ایک موسیقار بھی ہوسکتی ہے۔

دوہرا بوجھ (Double Burden): عام طور پر اس کا استعمال عورتوں کے کام کو بیان کرنے میں کیا جاتا ہے۔ یہ حقیقت اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے ظاہر ہوتی ہے کہ عورتیں مخصوص طور پر دونوں جگہ گھر کے اندر اور باہر محنت کرتی ہیں۔

دیکھ بھال (Care Giving): یہ بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت اولاد سے متعلق بہت سے کاموں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جسمانی کاموں کے ساتھ ساتھ مضبوط جذباتی پہلو بھی اس میں شامل ہے۔

ناقدری کرنا (Devalued): جب کسی کو اس کے لیے کیے گئے کام کی جائز شناخت نہیں دی جاتی۔ وہ اپنے آپ میں ناقدری کا احساس کرسکتا ہے۔ مثلاً اگر ایک لڑکے نے اپنے دوست کی خاطر بہت محنت کر کے یوم پیدائش کا ایک خاص تحفہ تیار کیا ہے اور اس کا دوست تحفے کے بارے میں کچھ نہیں کہتا تو وہ لڑکا ناقدری کا احساس کرسکتا ہے۔